روزنامہ

# الفضل ربوہ

فون: ۴۴۹

ایڈیٹر: نسیم سیفی

خطبہ نمبر ۲۴

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۷۴/۳۹ | اتوار ۳ محرم ۱۴۱۰ ھج، ۶ ظہور ۱۳۶۸ ہش، ۶ اگست ۱۹۸۹ء | نمبر ۱۷۸

Digitized by Khilafat Library Rabwah

## ڈاکٹر عبدالقدیر صاحب آف قاضی احمد، سندھ کو

## قتل کر دیا گیا

۲ اگست کو ۳ بجے کے قریب مکرم ڈاکٹر عبدالقدیر صاحب ولد مولوی رحیم بخش صاحب رفیق حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ آف تلونڈی جھنگلاں نزد قادیان کو اپنے کلینک واقع قاضی احمد ضلع نواب شاہ میں ایک نامعلوم شخص نے قتل کر دیا۔

بقیہ صفحہ ۵ پر

# آپ کی بقاء کا راز یہ ہے کہ آپ باخدا بن جائیں

## آج ہی سے خدا کی محبت کے لئے کوشش شروع کر دیں

## خدمت کی روح زندہ ہو تو کوئی انقلاب بُرا اثر نہیں ڈال سکتا

### سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبہ جمعہ کا خلاصہ

### فرمودہ ۲۳ جولائی ۱۹۸۹ء بمقام واشنگٹن امریکہ

سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۲۳ جولائی ۱۹۸۹ء کو خطبہ جمعہ واشنگٹن امریکہ میں ارشاد فرمایا حضور نے فرمایا کہ مذاہب اور CULTS میں ایک نمایاں فرق ہے۔ CULTS فیشن کی حیثیت رکھا کرتی ہیں۔ اور مذاہب مستقل قدریں ہوتے ہیں۔ یہاں امریکہ میں ہی کچھ سال پہلے مختلف قسم کی CULTS آئیں اور کچھ کمائیاں کر کے خواب کی طرح مٹ جاتی رہیں۔ اس کے مقابل پر مذاہب ایک سنجیدہ خدمت کیلئے دنیا میں قائم کئے جاتے ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ بسا اوقات مذاہب کی قدریں بگڑ بھی جائیں۔ تب بھی وہ دنیا میں باقی رہ جاتے ہیں۔ اسی مضمون کو قرآن کریم نے ایک موسلا دھار بارش کا نقشہ کھینچتے ہوئے بیان فرمایا ہے اور بتایا ہے کہ سیلابوں کے وقت پانی پر آنے والی جھاگ تو بالآخر سوکھ کر مٹ جایا کرتی ہے۔ لیکن وہ چیزیں جو بنی نوع انسان کے فوائد کی ہیں وہ زمین میں بیٹھ جاتی ہیں۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اس پہلو سے جب میں نے غور کیا کہ امریکہ جیسے ملک میں جہاں جماعت احمدیہ کو آئے ہوئے ایک لمبا عرصہ گذر چکا ہے۔ اور ابھی گنتی کے چند امریکن احمدیت میں شامل ہوئے ہیں جبکہ دیکھتے دیکھتے لکھوکھا افراد نے مختلف CULTS اختیار کیں۔ اور وہ بظاہر بہت مقبول ہوئیں، لیکن امر واقعہ یہ ہے کہ ان کی کیفیت جھاگ کی سی تھی۔ اور آئندہ بھی CULTS کی یہی حیثیت رہے گی۔

حضور انور نے فرمایا کہ اس کے ساتھ ہی آیت قرآنی کو جو ——— نافع الناس ہوتا ہے وہ زمین پر برقرار رکھا جاتا ہے۔ ——— پر غور کرتے ہوئے مجھے یہ حقیقت بھی سمجھ آگئی۔ کہ جماعت کیوں بسا اوقات امریکہ کے بعض حصوں میں پھیلی اور پھر جلد ہی ختم ہو گئی۔ اسی فکر کے نتیجے میں اس آیت پر غور کرتے ہوئے مجھے یہ راز سمجھ آیا کہ یہاں جب تک جماعتوں میں بنی نوع انسان کے فوائد کی صفات کو ابھارا نہ جائے۔ جماعتوں کا استقلال پکڑنا کوئی آسان کام نہیں ہوگا۔ دنیا میں جہاں بھی جماعتیں بنی نوع انسان کے فوائد کے کام کرتی ہیں۔ وہاں جماعتیں آکر گزر جانے والی ہواؤں کی طرح نہیں ہوا کرتیں۔ بلکہ ان پانیوں کی طرح جو اپنے پیچھے غیر معمولی وزنی اقدار چھوڑ جایا کرتے ہیں وہ وہاں مستقل طور پر قیام پذیر ہو جایا کرتی ہیں۔

حضور نے فرمایا۔ چنانچہ مغربی افریقہ میں جہاں بنی نوع انسان کی خدمت کی روح جماعت میں زندہ ہے۔ وہاں اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ کوئی انقلاب بھی جماعت کے اوپر برا اثر نہیں ڈالتا۔ بلکہ دنیاوی فوائد کے نتیجے میں وہاں کے لوگوں کی نظر زیادہ گہرائی میں اتر کر جماعت کی روحانی حیثیت پر بھی پڑنے لگی۔ چنانچہ کثرت سے اس بات کا افریقہ میں اقرار کیا گیا کہ باوجود اس کے کہ ظاہری طور پر ان کے ہسپتال دوسرے ہسپتالوں کے مقابل پر کوئی حیثیت نہیں رکھتے۔ پھر بھی لوگ ان کی نیک شہرت کے نتیجے میں بڑے بڑے امریکن ہسپتال اور یورپین ہسپتالوں کو چھوڑ کر دور دور سے ان کے ہسپتالوں میں آنے لگے ہیں۔ کیونکہ ان لوگوں کی دعاؤں میں بھی برکت ہے۔ ان کی روحانیت جسمانی شفاء کا موجب بھی بن جاتی ہے۔ اور اسی طرح اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہ نگاہیں جو ظاہری فوائد پر پڑ کر وہیں ٹھہر جایا کرتی تھیں۔ اب وہ ان سے پرے سرایت کر کے روحانی فوائد کو بھی دیکھنے کے قابل بن چکی ہیں۔ اس لئے جب تک آپ بنی نوع انسان کے لئے مفید نہیں بنیں گے آپ کی بقاء کی کوئی صورت نہیں۔ بقاء کی یہی صورت ہے جو قرآن کریم نے بیان فرمائی ہے۔ اگر وہ اس پر قائم نہ رہے تو یہ وہ خطرہ ہے جو پہلے بھی درپیش تھا اور اب بھی درپیش ہے اور اس کے لئے جماعت کو باشعور طور پر ضرور کچھ کوشش کرنی ہوگی۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا یہ درست ہے کہ اس علاقے میں جہاں تک فوائد کا تعلق ہے ہمارے مالی وسائل کے مقابل پر سوسائٹی بہت ہی زیادہ امیر ہے اس لئے ظاہری خدمت اگر کرنی ہے تو کیسے کی جاسکتی ہے۔ یہ ایک بہت اہم سوال ہے اور یہی وہ سوال ہے جس پر آپ کو غور کرنا چاہیئے۔ اس سوال کے ضمن میں حضور انور نے جماعت احمدیہ امریکہ کو امریکہ میں نفوذ پکڑنے اور زندہ رہنے کے لئے تین قسم کی خدمتوں کی طرف توجہ دلائی

**اوّل** یہ کہ ظاہری نظر آنے والی خدمتوں کو اپنایا جائے جن میں غریبوں کے پاس پہنچ کر ان کے ساتھ ہمدردی کرنا بھوکے کو روٹی کھلانا۔ کسی معذور کو بیساکھی مہیا کرنا۔ جھکے ہوئے نڈھال اکیلے شخص کو رفاقت مہیا کرنا اور اس سے پیار کی باتیں کرنا وغیرہ خدمتیں شامل ہیں۔

دوسرے درجہ پر اعلیٰ اخلاق کے ذریعہ نیکی کی نصیحتوں کے ذریعہ اور بدی سے روکنے کے ذریعہ کی جانے والی خدمتیں ہیں۔ اس خدمت کی ظاہری شکل تو کوئی نہیں ہوتی۔ لیکن انسان کے اعلیٰ کردار کو دوسروں تک منتقل کرنے

باقی صہ ۵ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: آغا سیف اللہ، پرنٹر: قاضی منیر احمد، مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ
مقام اشاعت: دار النصر غربی ربوہ، قیمت: ایک روپیہ پچاس پیسے

۶ ظہور ۱۳۶۸ ہش ۶ اگست ۱۹۸۹ء

# علمی فوقیت

اللہ تعالیٰ جو کچھ فرماتا ہے وہ تو ہر صورت پورا ہو کے رہتا ہے۔ اس کی باتوں کو کون ٹال سکتا ہے۔ زمین و آسمان اِدھر سے اُدھر ہو جائیں دنیا کی ساری طاقتیں جمع ہو جائیں تب بھی اللہ تعالیٰ کا فرمودہ ٹل نہیں سکتا۔ سوائے اس کے کہ اس کی اپنی ہی تقدیر یہ فیصلہ فرمائے۔ حقیقت یہ ہے کہ کسی بات کے خدا کی طرف سے ہونے کا یقین اس صورت میں پیدا ہو سکتا ہے کہ ساری دنیا کوشش کے باوجود اس کو ٹلا نہ سکے۔

لیکن اس کا دوسرا پہلو یہ ہے کہ جس کے متعلق کچھ کہا گیا ہے وہ اپنی سی کوشش ضرور کرے کہ اللہ تعالےٰ کی بات پوری ہو۔ کیونکہ خدا تعالیٰ یہ بھی تو فرماتا ہے کہ اگر تم نہیں تو کوئی اور سہی۔ یعنی ان برکتوں کے وارث نہیں بننا چاہو گے جن کا تم سے وعدہ کیا گیا ہے تو کوئی اور لوگ آگے آئیں گے اور وہ برکتیں سمیٹ لیں گے۔ یہ تو ہو نہیں سکتا کہ انسان کہے مَیں نے تو لینا ہی نہیں اور خدا کہے مَیں نے تو ضرور دینا ہے۔

حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ نے فرمایا ہے کہ یہ الٰہی نوشتہ ہے کہ میرے پیروکار دنیا بھر میں علم کے میدان میں دوسروں سے آگے نکل جائیں گے (الفاظ ہمارے ہیں)۔ گویا خدائی وعدہ تو موجود ہے لیکن جنکے سلسلہ میں یہ وعدہ پورا ہونا ہے انہیں بھی اپنے آپ کو اس قابل بنانے کی ضرورت ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی اس برکت سے بہرہ مند ہو سکیں۔ یہ ذمہ داری ہمارے احمدی طلباء پر ہے۔ وہ علم حاصل کر رہے ہیں۔ خدا کہتا ہے وہ دوسروں سے آگے بڑھ جائیں گے۔ پس ان کا فرض ہے کہ وہ پڑھیں، پڑھیں اور پڑھتے چلے جائیں۔ نہ تھکیں نہ ماندہ ہوں۔ اور یہ بات دل میں رکھ کر پڑھیں کہ اللہ تعالیٰ کا سایہ ان کے سَر پر ہے اور اللہ تعالیٰ کا وعدہ ان کا مہمیز ہے۔ حضرت قدرتِ ثانیہ کے تیسرے مظہر فرمایا کرتے تھے کہ انہیں ایک نہیں ہزاروں پروفیسر عبدالسلام چاہئیں۔ اور خدا نے چاہا تو احمدیہ جماعت میں ہزاروں پروفیسر عبدالسلام پیدا ہونگے۔ اور اپنا، اپنی جماعت کا اور اپنے ملک کا نام روشن کریں گے۔ اور نام روشن کرنا تو ایک محاورانہ سی بات ہے۔ دنیا کو عملی فائدہ پہنچائیں گے۔ اور اس کرۂ ارض پر زندگی کو آسان اور بہتر بنانے میں مدد دیں گے۔ پس ہمارے طالب علم اپنی ذمہ داری کو پہچانیں اور اس کیمطابق جماعت کو نتائج مہیا کریں۔

آگ سے کھیل کے اپنا سونا کُندن بنتا جائے
جس نے مجھ کو مارا پیٹا وہ ظالم کہلائے
دنیا کی آنکھوں میں اس نے جھونکی دُھول اور راکھ
میرے سَر پر زخم لگا کر اپنا سَر سہلائے

ابو الاقبال

---

خیال کو لفظ میں سمونا، بہ فہم ہر خاص و عام کہنا
بہت ہی مشکل ہے کہنے والو بہ طرزِ طاہر کلام کہنا

دیارِ مغرب کو جانے والو! حضورِ انور کی بارگہ میں
وطن میں رَہ کر بھی جو غریب الوطن ہیں ان کا سَلام کہنا

یہ عرض کرنا جدائیوں کی طویل راتیں بڑی کٹھن ہیں
نفس نفس جَل رہے ہیں فرقت میں آپ کے سب غلام کہنا

چمن چمن جو خزاں کے ڈیرے ہیں انکی جاں سوزیوں کے قصّے
سنبھل سنبھل کر بیان کرنا مگر تمام و کمال کہنا!

بس ایسی طرزِ بیان رکھنا، حضور پر جو گراں نہ گذرے
بہ صد ادب عرضِ حال کرنا، جو ہے بہ صد احترام کہنا

حضور ہم منتظر ہیں ایسے کہ چشمِ نرگس بھی منفعل ہے
حضور ہم مضطرب ہیں ایسے کہ ٹکڑے ٹکڑے ہمارا دل ہے

پروفیسر ڈاکٹر پرویز پروازی

---

کٹ گئی اپنی زباں تو کیا ہوا
برملا نامِ محمدؐ تو لیا!
مصطفیٰؐ محرابِ جاں پر ہے لِکھا
اَے حریف اِس کو مٹا کر تو دِکھا!

سعید احمد اعجاز

---

جب تم میں سے کوئی نماز کی جماعت کا امام ہو تو اسے تھوڑا پڑھنا چاہیئے۔ کیونکہ جماعت میں ضعیف۔ بیمار اور کام کاج والے بھی ہوں گے اور جب اکیلے پڑھو۔ تو بے شک جتنا جی چاہے پڑھو۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تعارف

نون ۔ سین

# عظیم زندگی

کہتے ہیں کہ ایک مصور کو کسی شخص نے فرشتے جیسی صورت کی تصویر بنانے کے لئے کہا۔ مصور کو اس کام کے لئے ایک ماڈل کی ضرورت تھی وہ شہر میں گھوما اور لوگوں کے چہروں پر نظریں ڈال کر اس بات کا اندازہ لگاتا رہا کہ ان میں سے کون فرشتہ صورت لگتا ہے۔ آخر اسے مکان کی سیڑھیوں پر بیٹھا ہوا ایک بچہ نظر آیا اس بچے کو دیکھ کر مصور رک گیا اور چہرے پر ایسی ٹکٹکی لگائی کہ نظریں ہٹانی مشکل ہو گئیں وہ سمجھ گیا کہ یہ چہرہ فرشتہ صورت ہے چنانچہ اس نے اس بچے کو ماڈل بنا کر تصویر بنائی جو بہت پسند کی گئی۔

ایک لمبے عرصے کے بعد اسی مصور سے کہا گیا کہ وہ ایک ایسی تصویر بنائے جس کے چہرے سے شیطنت ٹپکتی ہو۔ جسے دیکھ کر انسانی روح دکھ محسوس کرے وہ پھر شہر میں گھوما اور تمام لوگوں کے چہروں پر نظریں ڈال کر دیکھتا رہا کہ کون شخص ان میں سے ایسا ہے جس کے چہرے سے شیطنت ٹپکتی ہو۔ ایک کونے میں گندگی کے ڈھیر پر بیٹھا ہوا ایک ایسا شخص نظر آیا جس نے اپنی زندگی کو نشے سے برباد کر رکھا تھا اور جس کا چہرہ صحیح طور پر شیطنت کی تصویر پیش کر رہا تھا۔ مصور نے اسے اپنا ماڈل بنا کر تصویر بنائی اور وہ بہت پسند کی گئی۔ اسے کچھ خیال آیا اور اس نے اس ماڈل سے باتیں شروع کر دیں۔ باتیں کرتے ہوئے اسے معلوم ہوا کہ یہ وہی بچہ ہے جس کی اس نے فرشتہ صورت سمجھ کر تصویر بنائی تھی وہ زندگی کے ایسے ادوار میں سے گذرا ہے کہ اب اس پر شیطنت برستی ہے۔

یہ ایک سچا واقعہ بھی ہو سکتا ہے اور ایک کہانی بھی لیکن یہ جو کچھ بھی ہے اس سے یہ سبق ملتا ہے کہ انسانی زندگی کو اگر آپ فرشتہ صورت بنانا چاہیں تو یہ بھی ممکن ہے اور اگر اپنی بے راہ روی سے اسکو شیطنت کے دروازے پر کھڑی کر دینا چاہیں تو یہ بھی کوئی مشکل نہیں اگرچہ ہم سمجھتے ہیں کہ سوائے چند لوگوں کے جنکی کج فہمی اور بے راہ روی انہیں غلط راستے ہی پر لے چلی جاتی ہے۔ باقی تمام لوگ اسی بات میں خوشی محسوس کرتے ہیں کہ ان کی زندگی فرشتہ صورت ہو اس مقصد کے حصول کے لئے بشیر احمد آرچرڈ جو ایک انگریز احمدی ہیں اور بر سہا برس سے مربی کے فرائض سر انجام دے رہے ہیں نے ایک کتاب "عظیم زندگی" ترتیب دی ہے کتاب تو انگریزی زبان میں لکھی گئی تھی اس کا ترجمہ محمد زکریا ورک کنگسٹن کینیڈا نے کیا اور انہوں نے ہی اسے لندن سے شائع کروایا ہے۔ اس کے عنوانات دیکھئے۔ اخلاقی اقدار کی نمود۔ جنت ارضی۔ سکھی روح۔ چند خیالات۔ ضبط نفس۔ عداوت۔ حصول تقویٰ روحانی ترقی کے چھ دشمن۔ ناکامی کے ذریعے کامیابی۔ شہد کے دریا۔ موہوم دنیا۔ حیات ابدی۔ کائنات میں خدائی صداقتوں کا ظہور ہماری اندرونی کائنات۔ عبادت کی عادت اور سب سے آخیر پر انہوں نے ایک احمدی کا کردار پیش کیا ہے۔ ان میں سے ہر عنوان ایسا ہے کہ ہم میں سے ہر شخص اس کے متعلق کچھ نہ کچھ ضرور جاننا چاہے گا۔ اس مختصر سے تعارف (جسے بعض لوگ چاہتے ہیں کہ تبصرہ کہا جائے) میں تو ان عنوانات پر کچھ کہنا ممکن نہیں ہے۔ لیکن اگر ہم آپ کو بتا دیں کہ لندن میں یہ کتاب کہاں سے خریدی جا سکتی ہے تو آپ اس کتاب کو حاصل کر کے اس کے موضوعات سے لطف اندوز ہو سکتے ہیں اور اپنی زندگی کو بہتر سے بہتر بنانے کی سعی کر سکتے ہیں۔

لندن میں اس کتاب کے ملنے کا پتہ "37 ٹانسلیٹ ہل لندن۔ ایس ڈبلیو 18" ہے۔

لندن سے کتاب منگواتے تو یقیناً وقت لگے گا۔ ہم آپ کو اس کتاب کا پیش لفظ پیش کئے دیتے ہیں۔ "تمام تعریفیں اس ذات والا صفات کے لئے ہیں جس نے اپنے اس عاجز بندے کو احمدیت کے ایک عظیم سپوت جناب بشیر احمد صاحب آرچرڈ مربی انگلستان کی انگریزی کتاب "لائف سپریم" کا اردو ترجمہ کرنے کی سعادت نصیب کی اور پھر محض اس کی دی ہوئی استطاعت سے یہ کتاب اب شائع ہو کر منصۂ شہود پر آئی ہے۔ "لائف سپریم" سے میرا تعارف محترم عبدالرحمن صاحب دہلوی کے ذریعے ہوا تھا۔ کتاب کا مطالعہ کیا کرنا تھا کہ بے ساختہ اس سے پیار ہو گیا اور یہ اس والہانہ پیار ہی کا نتیجہ تھا کہ محترم دہلوی صاحب کے ارشاد پر بلا حیل و حجت اردو میں اس کے ترجمے پر رضامندی کا اظہار کر دیا۔ جس وقت میں نے ترجمے کا کام شروع کیا ان دنوں خاکسار کا قیام ٹورنٹو میں تھا میں کچھ پیراگراف کا یا بعض دفعہ ایک مکمل باب کا ترجمہ کر کے شام کو دہلوی صاحب کو فون پر سنا دیا کرتا تھا۔ ستمبر ۱۹۸۳ء کو صوبہ اونٹاریو کی سرکاری ملازمت کے تبادلے کے سلسلے میں کنگسٹن شہر میں نقل مکانی کرنی پڑی۔ مگر اس خلل کے باوجود میں یہ کام شہر کی پبلک لائبریری میں متواتر جا کر کرتا رہا اور یوں زندگی کی دوسری مصروفیات اور ذمہ داریوں کے باوجود یہ کام محض اللہ کے فضل سے رفتہ رفتہ مکمل ہو گیا۔

ترجمے پر نظر ثانی محترم حسن محمد خان صاحب عارف نے فرمائی ہیں ان کا تہہ دل سے ممنون ہوں کہ انہوں نے اس سلسلے میں تعاون فرمایا۔ "عظیم زندگی" کی طباعت کے سلسلے میں جناب طاہر شمیم آغا صاحب آف ہملٹن نے اپنی بیگم زینا جو فوت ہو چکی ہیں کے ایصال ثواب کی خاطر تعاون فرمایا۔ اللہ تبارک تعالیٰ ان کی اہلیہ کو کروٹ کروٹ جنتی سکون نصیب کرے۔ آپ آسٹریلیا کی باشندہ تھیں آپ نے قبول دین حق کے بعد بہت جوش و خروش کا مظاہرہ کیا۔ بعد وفات انکی تدفین مرکز احمدیت ربوہ میں ہوئی اسی طرح میری اہلیہ نے اپنی والدہ محترمہ رسول بی بی صاحبہ (جو فوت ہو چکی ہیں) کی روح کو ثواب کے لیے طباعت کے سلسلے میں تعاون کیا۔ اللہ تعالیٰ ان کی والدہ کو جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے "عظیم زندگی" کا اصل لطف تو درحقیقت انگریزی زبان میں ہی آسکتا ہے۔ کیونکہ اس زبان میں مصنف کے خیالات وجذبات اور زندگی کے نچوڑ کا اظہار ہوا ہے۔ اردو میں ترجمہ کرتے وقت بعض جگہ اس لئے مافی الضمیر کا خیال رکھا گیا ہے۔ کتاب کے مطالعے سے یوں محسوس ہوتا ہے گویا مصنف ایک مذہبی عالم ایک فلسفہ دان اور بعض جگہ گویا ایک زبردست سائنس دان ہے جہاں مصنف کو مذہبی معاملات میں عمیق نظر حاصل ہے۔ وہاں قاری اس بات کا بھی قائل ہو جاتا ہے کہ مصنف کا انداز بیان دل موہ لینے والا اور اس کی تحریر باغ میں مہکتے ہوئے پھولوں کی طرح شگفتہ ہے۔ "عظیم زندگی" کو آپ جتنی بار پڑھیں گے اس سے بے انتہا لطف اندوز ہوں گے۔ زندگی کے ہر شعبہ ہر پہلو پر اس کتاب میں روشنی ڈالی گئی ہے۔ میری دلی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کتاب کو بہتوں کے لئے ہدایت کا موجب اور مشعل راہ بنائے۔

بچپن میں مجھے خلافت لائبریری جا کر مطالعہ کرنے کی عادت ڈالی گئی۔ اور یہ ترجمہ درحقیقت اسی عادت کا نتیجہ ہے کہ آج بھی جو سکون اور بے انتہا لطف لائبریری جا کر آتا ہے وہ ناقابل بیان ہے

محمد زکریا ورک ابن محمد ابراہیم صاحب خلیل
کنگسٹن کینیڈا

# آپ کا خط ملا

اللہ تعالیٰ آپ کو صحت تندرستی والی لمبی عمر سے نوازے۔ میں دہم کلاس کی طالبہ ہوں۔ میں الفضل کا باقاعدگی سے مطالعہ کرتی ہوں۔ اور اس میں موجود اپنے آقا کے زرّیں اقوال اور زرّیں نصائح پر عمل کرنے کی پوری کوشش کرتی ہوں۔ الفضل کیوں نہ پڑھا جائے۔ اب الفضل ایسا پیارا اور دلکش ہوتا ہے کہ ایک دفعہ پڑھ لینے کے بعد انسان اس کو دوبارہ پڑھنے پر مجبور ہو جاتا ہے۔

جونہی الفضل ہاتھ میں آتا ہے سب سے پہلے تو یہی دعا نکلتی ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ الفضل کو دن دوگنی اور رات چوگنی ترقیات سے نوازے۔

میں الفضل میں سب سے پہلے اپنے پیارے آقا کی مصروفیات اور ان کا حال پڑھتی ہوں۔ اور پھر حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ارشادات اور پھر نظم۔ اور اس کے بعد اداریہ پڑھتی ہوں۔ اور اس کے بعد باقی الفضل کو پڑھتی ہوں۔

میں جب نظمیں اور مضامین پڑھتی ہوں تو میرا بھی دل چاہتا ہے کہ میں ایسی ہی نظمیں اور مضامین لکھوں۔ لیکن نظمیں اور مضامین لکھنے کے لئے تو مطالعہ چاہیئے لہٰذا میں اپنے اس شوق کی تسکین کرنے کے لئے اب میں مطالعہ بھی کرتی ہوں۔ حضرت بانیٔ سلسلہ کی کتب کا مطالعہ شروع کیا ہوا ہے۔ اب میں آپ کو اپنی پہلی کوشش ایک نظم کی صورت میں ارسال کر رہی ہوں، اس امید کے ساتھ کہ آپ میری اس نظم کو میرے دل پسند اخبار الفضل میں جگہ دیں گے۔ میں نے ایک اور نظم (الفضل ہمارا کہلاتا ہے) کے نام سے لکھی ہے جو جلد ہی ارسال کروں گی۔

میں اپنی نظم کو الفضل کے سنہری صفحات پر دیکھنے کی منتظر رہوں گی۔

فقط

منصورہ وہاب بنت عبدالوہاب
جاکے چیمہ ۔ سیالکوٹ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قمر داؤد کھوکھر

# طوالو TUVALU

## بحر الکاہل میں ایک دُور دراز آباد جزیرہ

کرہ ارض کے تین چوتھائی حصہ پر پانی کی حکمرانی ہے اور باقی حصہ خشکی پر مشتمل ہے۔ اور اس پانی میں بھی سب سے بڑا حصہ بحرالکاہل کا ہے جو زمین کے ⅓ (ایک تہائی) حصہ پر موجیں مار رہا ہے۔ خشکی کے حصہ میں بڑے بڑے براعظم بھی ہیں اور جزیرے بھی۔ بحرالکاہل میں جو جزائر واقع ہیں ان کا مجموعی رقبہ پانچ لاکھ مربع میل بتایا جاتا ہے نیوگنی، گرین لینڈ کے بعد دنیا کا سب سے بڑا جزیرہ بھی بحرالکاہل ہی میں واقع ہے جو بحرالکاہل میں واقع جزائر کے کل رقبہ کا ساٹھ فیصد ہے جب کہ نیوزی لینڈ اس کے ۲۰ فیصد پر مشتمل ہے۔ باقی ۲۰ (بیس) فیصد رقبہ ان جزائر پر مشتمل ہے جن کی تعداد دس ہزار بتائی جاتی ہے۔ یہ جزائر اتنے چھوٹے ہیں کہ اگر دنیا کے نقشہ پر نظر ڈالی جائے تو وہ ایک نقطہ یا اس سے بھی کم صورت میں نظر آتے ہیں۔ ایسے بے شمار جزائر میں سے چند چھوٹے چھوٹے جزائر کے مجموعہ کا نام طوالو ہے۔ جو آسٹریلیا سے آگے بین الاقوامی ڈیٹ لائن کے پاس خطِ استوار کے نیچے واقع ہے۔ اتنے دور دراز ہونے کے باوجود اور رقبہ میں بھی کم ہونے کے باوجود یہ جزیرے آباد ہیں ان جزائر میں سے اکثر ۱۷ ویں اور ۱۸ ویں صدی میں دریافت ہوئے تھے۔

اس ملک کے سائنس دانوں نے ایک تحقیق کی ہے جو آئندہ دولتِ مشترکہ کی کانفرنس میں پیشی کی جائے گی۔ اس رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ یہ جزیرہ سطح سمندر سے صرف دو میٹر بلند ہے۔ آئندہ سو سالوں میں یہ بات ممکن ہے کہ سمندری عمل کے نتیجہ میں یہ جزیرہ غرقاب ہو کر صفحہ ہستی سے مٹ جائے۔ کانفرنس میں دو فیصلے کئے جا سکتے ہیں ایک تو یہ کہ جزیرہ پر بسنے والوں کی ترقی کے لئے جو کچھ خرچ ہو رہا ہے وہ جاری رہے اور لوگوں پر جزیرہ کی تباہی کا خوف برقرار رہے اور انہیں حالات سے مقابلہ کرنے کے لائق بنایا جائے۔ دوسرا فیصلہ یہ کیا جا سکتا ہے کہ ابھی سے ان کو وہاں سے نکالنے کا انتظام کیا جائے اور نیوزی لینڈ اور آسٹریلیا میں ان لوگوں کو آباد کر دیا جائے یہ تو تھی سائنس دانوں کی تحقیق آئیے دیکھتے ہیں یہ ملک کن خصوصیات کا حامل ہے۔

گزشتہ چند سالوں میں احمدیت جن نئے ممالک میں داخل ہوئی ان میں سے ایک "طوالو" بھی ہے۔

ملک کا سرکاری نام "طوالو" ہے جو یکم اکتوبر ۱۹۷۸ء کو آزاد ہوا تھا۔ اس ملک میں آئینی حکومت ہے ملک کا سربراہ گورنر جنرل کہلاتا ہے جس کو برطانیہ کی ملکہ مقرر کرتی ہے آج کل وہاں کے گورنر جنرل TUPUA LEUPENA ہیں۔ حکومت کا سربراہ وزیراعظم کہلاتا ہے آج کل "TOMASI PUAPUA" اس ملک کے وزیراعظم ہیں۔ ملک میں ایک قانون ساز ادارہ (پارلیمنٹ) ہے جو صرف تیرہ (۱۳) نمائندوں پر مشتمل ہے۔

ملک کا رقبہ ۹.۳ مربع میل یا ۲۴ کلومیٹر ہے۔ یہ ملک ۹ جزائر پر مشتمل ہے جو اس کے شہر بھی ہیں ان کے نام اس طرح ہیں فونگا فالے (FUNGA FALEA) نانو ماگا (NANU MAGA) نانومے (NANUMEA) نیولاکیٹا (NIULAKITA) نیوٹاؤ (NIUTAO) نوای (NUI) نوکوفے ٹاؤ (NUKUFETAU) نوکولے لے (NUKULAELAE) ویٹوپو (VAITUPU)

اس ملک کا دارالحکومت فونگا فالے ہے جو فونافوٹی (FUNA FUTI) کے جزیرہ میں واقع ہے۔

جزیرہ کی لمبائی ساحل کے ساتھ ساتھ ۵۴ کلومیٹر ہے جب کہ چوڑائی صرف ۲½ کلومیٹر ہے۔ یہاں کی آب و ہوا گرم اور مرطوب ہے

۱۹۸۷ء میں اس ملک کی کل آبادی ۸۲۰۰ تھی یہاں کے لوگوں کو بھی طوالو کہا جاتا ہے جو کل آبادی کا ۹۱ فیصد ہیں باقی آبادی میں یورپین اور دیگر اقوام کے لوگ شامل ہیں۔

سرکاری زبان انگریزی ہے۔ لیکن وہاں دو مقامی زبانیں کریباتی اور طوالو بھی بولی جاتی ہیں۔ یہاں کا سکہ ڈالر کہلاتا ہے جس میں سو سینٹ ہوتے ہیں۔ ایک امریکی ڈالر ۱.۴۰ طوالو ڈالر کے برابر ہے۔ ملک کی معیشت کا انحصار زراعت، جنگلات، ماہی گیری، اور کان کنی پر ہے فی کس سالانہ آمدنی ۶۸۰ امریکی ڈالر ہے

ملک میں سڑکوں کی کل لمبائی ۸ کلومیٹر ہے۔ ریلوے بالکل نہیں۔ پورے ملک میں صرف ایک ایئرپورٹ ہے۔ باوجود اس کے کہ یہ ایک دور دراز جزیرہ ہے لیکن سیاح پھر بھی اس کی سیاحت کرنے آتے ہیں۔ ۱۹۸۶ء میں ۸۷۴ سیاح اس ملک میں آئے تھے۔ عجیب بات یہ ہے کہ یہ ایک ایسا ملک ہے جہاں سے کوئی اخبار نہیں نکلتا۔ ٹی وی اسٹیشن بھی کوئی نہیں ہے تاہم لوگوں کے پاس ٹی وی سیٹ ضرور موجود ہیں۔ اور ہر ۶۷ افراد کیلئے ایک ٹی وی سیٹ ہے۔ ریڈیو اسٹیشن ۱۹۸۶ء سے قائم ہوا ہے اور اس وقت تک ۳۶۷ افراد کے لئے ایک ریڈیو سیٹ موجود ہے ٹیلی فون کی سہولت بھی ہے اور پورے ملک میں ڈیڑھ صد ٹیلی فون نصب ہیں۔ اس کے علاوہ ٹیلکس کی سہولت بھی موجود ہے۔

پورے ملک میں گیارہ پرائمری اسکول ہیں جن میں ۶۱ اساتذہ ۱۳۴۹ طلباء کو پڑھاتے ہیں۔ سکنڈری اسکول ایک ہے۔ جس میں ۱۵ ٹیچر اور ۲۴۳ طلباء ہیں۔ عملی تعلیم کے ۸ ادارے ہیں جن میں ۱۶ ٹیچر ۳۵۴ طلباء کو عملی تعلیم دیتے ہیں۔ شرح خواندگی ۹۵۶۵ فیصد ہے۔ ملک میں ۸ چھوٹے چھوٹے ہسپتال ہیں۔ کل چار ڈاکٹر ہیں اور دو ڈینٹسٹ ہیں۔ ملک میں فوج کوئی نہیں البتہ پولیس فورس قائم ہے جس کی تعداد ۲۱ ہے۔

بحوالہ (۱) 1988, BRITANNICA, THE BOOK OF YEAR

۲- انسائیکلوپیڈیا برٹینیکا مائکروپیڈیا

۳- ماہنامہ طالب علم کراچی جون ۱۹۸۹ء

**احمدیت کا نفوذ:** طوالو میں احمدیت کا آغاز الٰہی تصرف سے اس طرح ہوا کہ مکرم انتصار احمد صاحب ایاز جو یوگنڈا میں درس و تدریس کے شعبہ سے وابستہ تھے۔ انہیں طوالو حکومت کی طرف سے ایک ماہر تعلیم کی حیثیت میں سروس کی پیشکش ہوئی۔ چنانچہ ایاز صاحب حضور ایدہ اللہ کے مشورے کے بعد مارچ ۱۹۸۵ء میں طوالو میں وارد ہوئے۔ آپ کی کوششوں کو خدا تعالیٰ نے بہت جلد ثمر بار کیا اور آپ وہاں ایک جماعت قائم کرنے میں کامیاب ہو گئے۔

طوالو کی سرزمین اس لحاظ سے خوش قسمت ہے کہ ۸ راگست ۱۹۸۷ء کو ریڈیو طوالو نے سیدنا حضرت اقدس مرزا طاہر احمد صاحب ایدہ اللہ تعالیٰ کا پیغام نشر کیا۔ اگست ۱۹۸۷ء ہی میں مکرم حافظ احمد جبریل سعید صاحب (آف گھانا) مربی سلسلہ وہاں گئے اور خدمات سلسلہ کی توفیق پا رہے ہیں۔

خدا کرے کہ اس ملک کی آبادی جلد احمدیت کی آغوش میں آجائے اور یہ ننھے ننھے جزائر احمدیت کے نور سے منور ہو کر اندھیرے سمندروں کے بیچ روشنی کا مینار بن جائیں۔

---

## آل ربوہ

# سمیش والی بال ٹورنامنٹ

آل ربوہ سمیش والی بال ٹورنامنٹ مجلس خدام الاحمدیہ دارالرحمت وسطی ربوہ نے مجلس صحت کے تعاون سے مورخہ ۱۹ جولائی تا ۲۲، ۱۹۸۹ء کو دارالرحمت وسطی کی نئی والی بال کی گراؤنڈ میں کروایا اس ٹورنامنٹ میں ربوہ کی چھ بہترین ٹیموں نے حصہ لیا۔ تین تین ٹیموں کے دو پولز بنائے گئے۔ اور ڈبل لیگ سسٹم پر یہ ٹورنامنٹ کھیلا گیا۔

۲۱، جولائی کو پہلا سیمی فائنل کھیلا گیا۔ جس میں دارالعلوم نے دارالنصر وسطی کو ۲-۰ سے ہرا کر فائنل کے لئے کوالیفائی کیا۔ اسی طرح ۲۲، جولائی کو دوسرے سیمی فائنل میں دارالرحمت غربی A نے دارالرحمت غربی B کو ۲-۰ سے ہرا کر فائنل کے لئے کوالیفائی کیا۔

مورخہ ۲۲/۷/۸۹ کو بعد از نماز عصر دارالعلوم اور دارالرحمت غربی A کے مابین فائنل میچ کھیلا گیا جسکو دیکھنے کے لئے معززین شہر کی ایک کثیر تعداد نے شمولیت اختیار کی۔ یہ فائنل دارالعلوم نے دارالرحمت غربی A کو ۲-۰ سے ہرا کر بآسانی جیت لیا اور اوّل انعام کی حقدار قرار پائی۔

آخر میں تقسیم انعامات کی تقریب منعقد ہوئی۔ تلاوت کے بعد خاکسار (زعیم دارالرحمت وسطی) نے رپورٹ پیش کی۔ مہمان خصوصی مکرم محمد رفیق صاحب کھوکھر صدر محلہ دارالرحمت وسطی ربوہ نے کھلاڑیوں میں انعامات تقسیم فرمائے اور خطاب فرمایا۔ آخر میں دعا سے یہ ٹورنامنٹ کامیابی سے اختتام پذیر ہوا۔

رفیق احمد ناصر

زعیم مجلس خدام الاحمدیہ دارالرحمت وسطی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

### بقیہ: خلاصہ خطبہ

میں ممد ضرور ثابت ہوتی ہے۔ اور اس خدمت کا بڑا نیک اثر پڑا کرتا ہے

تیسری خدمت کے طور پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کا ذکر فرمایا اور فرمایا کہ یہ وہ خدمت ہے جو اجتماعی طور پر ہی نہیں انفرادی طور پر بھی ہر احمدی کے لئے ضروری ہے کیونکہ اس کے بغیر کسی احمدی کی روحانی زندگی کی کوئی ضمانت نہیں دی جا سکتی اور اس کے بغیر آپ کے ماحول میں بسنے والے لوگ یہ معلوم نہیں کر سکتے کہ آپ خدا والے لوگ ہیں۔ اور سب سے زیادہ اس خدمت کو پیش نظر رکھنا چاہیئے۔ یہ وہ فیض ہے جو دوسری دنیا کے کسی میدان میں آپ کو دکھائی نہیں دے گا۔ یہ میدان آپ کے لئے کھلا پڑا ہے۔ گویا یہ آپ کا ہی میدان رہ گیا ہے۔ اس میں کھل کر دوڑیں۔ خدا کی محبت کے جلوے دیکھیں اور دوسروں کو دکھائیں۔ یہ وہ ذریعہ ہے جو میں سمجھتا ہوں کہ امریکہ میں بسنے والے احمدیوں اور ان کی نسلوں کی حفاظت کے لئے بہت ہی ضروری ہے

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ جن لوگوں کا خدا تعالیٰ کے ساتھ اس حد تک تعلق قائم ہو جائے۔ کہ وہ اس تعلق کے ذریعہ غیروں کو فائدہ پہنچانے لگ جائیں۔ تو ان پر جو نافع الناس ہوتا ہے وہ زمین پر قائم رکھا جاتا ہے۔ اس آیت کا سب سے زیادہ اطلاق ہوتا ہے۔ نبوت کی ساری تاریخ اس بات پر گواہ ہے۔ کہ انبیاء جب دعویٰ کرتے ہیں۔ تو قوم کو ان سے کوئی بھی ظاہری فائدہ میسر نہیں آتا۔ بلکہ ان کے پیغام سے تو دولت مند فقیر، اور گھروں والے بے گھر ہو جایا کرتے ہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ بڑی بڑی معزز اور باغیرت قوموں میں سے تھے۔ لیکن خدا کی خاطر ہر قسم کے ظلم وستم سہتے رہے۔ آخر خدا نے یہ خبر دی کہ اے محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے غلامو! بظاہر تمہارے پاس کچھ بھی نہیں۔ لیکن تم خیر امت ہو۔ ساری دنیا کے لئے بھلائیاں تم سے وابستہ کی جا چکی ہیں۔ حتیٰ کہ آئندہ آنے والی نسلوں کی بھلائیاں بھی تم سے وابستہ ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ ان بھلائیوں کا راز دراصل ان کے تعلق باللہ میں تھا۔ اور تعلق باللہ ہی تھا جو سب سے زیادہ بنی نوع انسان کے فوائد کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے دنیا کو عطا کیا گیا تھا۔ پس دنیا میں ہمیشہ تنہا آنے والے رسول کے پاس اس کا تعلق باللہ اور اس کے نتیجہ میں اس کی دعاؤں کی قبولیت ہی ایسی چیز ہے جس سے بنی نوع انسان کے فوائد وابستہ ہو جایا کرتے ہیں۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا۔ اگر نئے اور پرانے احمدیوں اور بچوں کو اس نقطۂ نگاہ سے دیکھا جائے۔ تو ان میں کتنے ہیں۔ جنہوں نے خدا سے تعلق قائم کر لیا ہے۔ اور انکی دعائیں قبول ہوتی ہیں۔ تو میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ مغربی دنیا اور امریکہ میں بسنے والوں کو کوئی خطرہ نہیں ہے۔ ایسا اکیلا شخص اگر برائیوں کی آماجگاہ بنے ہوئے شہر میں بھی بستا ہے تو اس تعلق باللہ کے نتیجہ میں ضرور اسی نے فتح یاب ہونا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خشکی و تری کے فساد کے زمانہ میں صرف خدا کی محبت کے ساتھ اس فساد کو مغلوب کرنے کے لئے بھیجا گیا تھا۔ جو ہر دوسری چیز پر غالب آچکا تھا۔ پس یہی وہ زندگی کا نسخہ ہے جو پہلے کامیاب ہوا تھا۔ اور آج بھی کامیاب ہو گا۔ اس لئے جماعت امریکہ کو اس طرف توجہ کرنی چاہیئے کیونکہ وہ لوگ جو خدا کی محبت کے عطر سے ممسوح ہو چکے ہوتے ہیں۔ ان کی خوشبو خود بخود پھیلتی ہے۔ وہ چھپائیں تب بھی پھیلتی ہے۔ اور ان کے خدا سے تعلق کے نشانات دیکھ کر کثرت کے ساتھ ان کا حلقہ وسیع ہونے لگتا ہے۔ اور لوگ انکی طرف مائل ہوتے ہوتے ان کے مذہب کو قبول کرتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا۔ کہ دعوت الی اللہ کا بھی سب سے بڑا اور سب سے مؤثر یہی ذریعہ ہے۔ انبیاء کی قبولیت کا راز اسی بات میں ہے۔ کیونکہ ہر انسان کے دل میں یہ بات جاگزین ہے۔ کہ جو خدا کی طرف سے ہے۔ اس کے ساتھ خدا کی تائید کے نشان ہونے چاہئیں۔ آپ کا بھی تو یہی دعویٰ ہے۔ اور اگر یہ دعویٰ نہیں۔ تو پھر احمدیت کا یہاں پھیلانا ایک بے کار اور بے معنی کوشش ہو گی۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ اگرچہ اس جماعت میں خدا کی محبت کے آثار دکھائی نہ دیتے ہوں تو میری نظر اس سطح پر نہیں ٹھہرتی۔ بلکہ میں پرلی طرف تہہ تک کو دیکھتا ہوں۔ اور اس بارہ میں میں سخت بے چین ہو جاتا ہوں۔ کہ خدا کے تعلق میں کمی کیوں ہے۔ حالانکہ ہماری اعلیٰ لذات اس سے وابستہ ہیں وہی ہماری بہشت ہے۔

اور بنی نوع انسان کو فائدہ پہنچانے کی آخری شکل ان کو اپنے خدا میں شریک کرنا ہے۔ کیونکہ خدا کے بندے خدا کو محض اپنے لئے نہیں رکھا کرتے بلکہ دوسروں کو بھی خدا والے بنایا کرتے ہیں۔ خدا تو ایسی دولت ہے۔ کہ اگر آپ دوسروں کو بھی اس میں شریک کریں گے۔ تو آپ کی دولت بڑھے گی۔ یہ وہ روحانی نظام ہے جس کو جاری کر کے امریکہ میں احمدیت حقیقت میں کامیاب ہو سکتی ہے۔ ورنہ اور کوئی ذریعہ نہیں۔ کیونکہ یہ ایک بے خدا تہذیب ہے اور کئی قسم کی برائیوں سے بھیگ چکی ہے۔

اس لئے اس ملک میں رہتے ہوئے بقا کا یہی راز ہے کہ آپ باخدا بن جائیں۔ اس سے آپ کا فیض اس سوسائٹی کو بچانے لگے گا۔ بنی نوع انسان کے فوائد کے ساتھ آپ اس ملک میں زندہ رہ سکتے ہیں۔ ورنہ نہیں۔

پس وہ لوگ جو سچ مچ خدا کے ہوں۔ وہ خدا کی قدرت کے نشان اور مظہر بن جایا کرتے ہیں۔ اور احمدیت کی تعلیم کا یہی فیض ہے۔ جو خدا کی محبت، اس کے قرب اور دعا کی قبولیت کا فیض ہے۔ یہی فیض ہے جو آج افریقہ میں بڑی شان سے جاری ہے۔ اور خدا تعالیٰ احمدیوں کی دعاؤں کے نتیجہ میں وہاں کثرت سے جماعتوں کو پھیلا رہا ہے۔

حضور انور نے فرمایا! پس امریکہ میں بسنے والے احمدیوں پر اس ملک کی وفاداری ضروری ہے۔ اور وطن کی محبت ان کے ایمان کا حصہ بنائی گئی ہے۔ اس محبت اور وفا کا تقاضا یہی ہے کہ جو سب سے زیادہ قیمتی چیز آپ کے پاس ہے وہ ان کو دیں اگر ایسے آپ سنجیدگی سے کام شروع کر دیں تو میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ باقی سارے کام اس ایک کوشش کے مقابل پر کچھ بھی حیثیت نہیں رکھتے باقی سب کوششوں میں تو بڑی محنت کرنی پڑتی ہے۔ لیکن خدا کی محبت کے حصول میں کسی محنت کی ضرورت نہیں پڑتی۔ پس خدا سے پیار بڑھائیں اور اس سے دعائیں کریں۔ اور اپنے بچوں کو بھی یہ باتیں سکھائیں کہ آسان ترین راہ خدا کی محبت کی راہ ہے۔ جو مشکل راہوں کو بھی آسان بنا دیا کرتی ہے اسی میں آپ کی بقا کا راز ہے۔

آخر پر حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ ہر وہ شخص جو میرے اس خطبہ کو سن رہا ہے۔ وہ خدا کی محبت کے لئے آج ہی سے کوشش شروع کر دے۔ یہ کوشش بے تکلفی سے پیدا ہو گی یہ کوشش کرتے ہوئے آپ محسوس کریں گے کہ آپ کے دل میں ایک عظمت پیدا ہو چکی ہے۔ یہ دعا کرنے کے ساتھ ہی آپ اپنے اندر اس کی قبولیت کو ایک جذباتی تحریک کی صورت میں دیکھیں گے۔ پس اس راہ پر قائم ہو جائیں۔ اللہ آپ کے ساتھ ہو۔ اور کثرت سے آپ میں اللہ والے لوگ پیدا ہوں۔

---

### بقیہ ڈاکٹر عبدالقدیر صاحب

تفصیلات کے مطابق مکرم ڈاکٹر عبدالقدیر صاحب اپنے کلینک میں اخبار کا مطالعہ کر رہے تھے۔ آپ نے اپنے کمپاؤنڈر میر محمد چانڈیو کو ادویات لینے کی غرض سے بازار بھیجا اور اس وقت آپ کلینک میں اکیلے تھے۔ مبینہ طور پر کسی نامعلوم شخص نے جو کافی دیر سے ایک ہوٹل بیٹھا تھا مکرم ڈاکٹر صاحب کو اکیلا پا کر آپ کے کلینک میں بہت قریب ہو کر کاربین کے فائر سے قتل کر دیا اور فرار ہو گیا۔ فوری طور پر طبی امداد کے لئے ڈاکٹر صاحب کو شہر کے قریبی ہیلتھ سنٹر میں لے جایا گیا لیکن وہاں پہنچنے سے پہلے ہی ڈاکٹر صاحب موصوف وفات پا چکے تھے

۳ر اگست کو بذریعہ سپر ایکسپریس محترم ڈاکٹر صاحب کا جسد خاکی ربوہ لایا گیا۔ نماز عصر کے بعد مکرم مولوی سعید احمد صاحب انصاری نے نماز جنازہ پڑھائی۔ نماز جنازہ میں قریباً ایک ہزار افراد نے شرکت کی۔ بعد ازاں مکرم ڈاکٹر صاحب موصوف کو قطعۂ خاص میں دفن کیا گیا۔ قبر تیار ہونے پر مکرم مولوی سعید احمد صاحب انصاری نے ہی دعا کروائی۔

۱۹۸۳ء سے لیکر اب تک صوبہ سندھ میں یہ بارھویں احمدی کا قتل ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یاد رفتگان

عبدالمنان شاہد

# محترم قریشی محمد نذیر صاحب ملتانی

مکرم قریشی محمد نذیر صاحب ملتانی مربی سلسلہ احمدیہ مورخہ یکم جولائی ۱۹۱۰ء کو پیدا ہوئے آپ کے آباء نے موضع علی پور تحصیل کبیر والہ ضلع ملتان میں مزروعہ اراضی حاصل کی تھی ۔ جسے بعد میں فروخت کر دیا گیا مکرم قریشی صاحب اور آپ کے آباء ضلع ملتان میں رہائش پذیر ہونے کی وجہ سے ملتانی کہلائے بچپن ہی میں آپ کے سر سے باپ کا سایہ اٹھ گیا۔ اس لئے آپ اپنے ماموں مکرم حکیم فیروز دین صاحب والد ماجد قریشی محمد احمد صاحب حامی کی سرپرستی میں آ گئے ۔ محترم قریشی محمد نذیر صاحب ملتانی پرائمری پاس کر کے مدرسہ احمدیہ میں ۱۹۱۹ء میں داخل ہوئے ۔ آپ محلہ دارالرحمت قادیان میں مکرم حکیم فیروز الدین صاحب کے ہاں قیام رکھتے تھے ۔ طالب علمی کے زمانہ میں بھی آپ خوب حاضر جواب واقع ہوئے تھے ۔ اس لئے بعض آپ کے کلاس فیلو آپکو فلاسفر کے نام سے پکارتے ۔ ۱۹۲۹ء میں آپ نے مولوی فاضل پاس کیا۔ اور مرکز قادیان کی طرف سے ہندوستان کے مختلف علاقوں آگرہ، لکھنؤ، دہلی اور احمد آباد میں بطور مربی، جماعت احمدیہ تربیتی و دینی اور اصلاحی خدمات جلیلہ سرانجام دیں ۔ جہاں آپ نے مختلف کامیاب مناظرے بھی کئے ۔ عین جوانی کی عمر میں آپ ایک ہوٹل میں دعوت الی اللہ ہی کے سلسلے میں تشریف فرما تھے کہ ایک مخالف نے آپ کے پیٹ میں چاقو سے وار کیا جس سے گہرا زخم آیا۔ آپ نے اسی حالت میں پولیس تھانہ میں پہنچ کر (جو اتفاقاً پاس ہی تھا) رپورٹ درج کرائی ۔ گو آپ اس زخم سے صحتیاب تو ہو گئے مگر زیادہ خون خارج ہونے کی وجہ سے آخر دم تک کمزوری رہی ۔ اور سردی کے ایام میں بعض دفعہ پٹھوں میں شدید قسم کی کمزوری لاحق ہو جاتی تھی ۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو بڑی ہمت اور عزم عطا فرمایا تھا۔ کئی دفعہ دیکھا آپ بیماری کی حالت ہی میں بیت الذکر میں نماز پڑھنے کے لئے تشریف لے آتے تھے ۔ اور بیت الذکر میں کافی دیر تک دوستوں سے مختلف دینی مسائل کے بارہ میں گفتگو فرماتے تھے ۔ اپنے حالات سنا کر لوگوں کو قیمتی نصائح فرماتے ۔

مکرم قریشی صاحب سے خاکسار کو باقاعدہ طور پر کلاس میں تعلیم حاصل کرنے کا موقع میسر نہیں آیا۔ مگر آپ کی پاک صحبت میں بیٹھنے اور عمدہ نصائح سے فائدہ اٹھانے کی توفیق ملی ہے ۔ آپ کی دو نصیحتیں بہت انمول ہیں ۔

اوّل :۔ آپ فرمایا کرتے تھے کہ دعوت الی اللہ کے وقت گفتگو میں سوائے اشد ضرورت کے مناظرانہ پہلو اختیار نہیں کرنا چاہیئے ۔ دو ٹوک بات کرنے سے وقتی طور پر آپ مخالف کا منہ تو بند کر دیں گے مگر اس کے ساتھ دعوت الی اللہ کا سلسلہ بھی بند ہو جائیگا۔ اس لئے ہمیشہ دلکش رنگ میں نصیحت اور ہمدردی کے طور پر دعوت الی اللہ کرنی چاہیئے ۔ اور گفتگو کے آخر پر مسئلہ کا کچھ حصہ باقی رکھ لیں ۔ اور نہائت ادب سے کہیں کہ مسئلہ کے اس حصہ پر دوسرے وقت میں بات کریں گے تا کہ دعوت الی اللہ کا سلسلہ جاری رہ سکے اور مخالف سوچ کر مسئلہ کی تہ تک پہنچ جائے ۔ اور آپ کو بھی مزید مطالعہ کا موقع مل جائے گا۔

دوم :۔ آپ فرمایا کرتے تھے کہ مربی کے پاس ہر وقت ایک نوٹ بک ہونی چاہیئے اور اسے مطالعہ کثرت سے کرنا چاہیئے ۔ مطالعہ کے وقت جو مناسب حوالہ پڑھے نوٹ بک میں اس وقت درج کرے ۔ اور بوقت دعوت الی اللہ اور تقریر اسے استعمال کرے ۔ اس طرح اس کا علم بھی بڑھے گا۔ اور لوگوں کو زیادہ سے زیادہ فائدہ پہنچا سکے گا۔ خاکسار کو احمد نگر کے قیام کے عرصہ میں استاذی المکرم جناب مولانا ابوالعطاء جالندھری اور جناب مولانا قریشی محمد نذیر صاحب ملتانی جناب مولانا ظفر محمد صاحب اور جناب ماسٹر غلام حیدر صاحب کی قیادت یا معیت میں بہت سے جماعتی امور سرانجام دینے کا موقع ملا۔ ان اساتذہ کرام کی صحبت اور تربیت سے ہمیں جو ٹریننگ حاصل ہوئی ہے آج ہم اس سے فائدہ اٹھا کر ان کے لئے دعائیں کرتے ہیں ۔ اللہ تعالیٰ سب اساتذہ کرام پر اپنی دینی اور دنیاوی برکات نازل فرمائے ۔

ڈاکٹر عبدالسمیع صاحب ۔ لاہور

# دولت بی بی صاحبہ

میری والدہ کا نام دولت بی بی تھا۔ حضرت فضل عمر کے ہاتھ پر بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوئیں تحریک جدید دورِ اوّل میں شامل ہوئیں اور ان کی وفات کے بعد ان کا کھاتہ آج تک زندہ ہے ۔ مختصر علالت کے بعد ۱۹۲۸ء میں وفات پا گئیں اور انبالہ شہر کے قبرستان میں تدفین ہوئی ۔

بہت ہی نیک دعا گو عورت تھیں نماز کی پابند تھیں تلاوت قرآن کا شغف رکھتیں تھیں ۔ کھانا نہایت اعلیٰ درجہ کا پکاتی تھیں اور والد صاحب جو محکمہ ریلوے میں ملازم تھے اپنے دوستوں کی دعوت کیا کرتے (جن میں اکثر انگریز ہوتے تھے) تو والدہ صاحبہ بڑے شوق سے کھانا تیار کرتیں، کھانے والے اسکی بہت تعریف کیا کرتے تھے ۔ طبیعت نہایت سادہ تھی کسی بھی کام میں تصنع پسند نہ کرتی تھیں جھوٹ سے سخت نفرت تھی اللہ پر توکل تھا ۔ قناعت پسند تھیں ۔ طبیعت میں غصہ نام کو نہ تھا ۔ دل میں کبھی بھی کسی کے لئے میل نہ رکھتی تھیں اپنی اولاد کے لئے بہت دعائیں کرتی تھیں ۔ ہم تین بھائی اور چار بہنیں تھیں ۔ بیٹوں کی بجائے بیٹیوں سے زیادہ پیار کرتی تھیں اور ان کی ہر قسم کی خواہش کا خیال رکھتی تھیں ۔ کسی کی دل شکنی کو پسند بالکل نہ کرتی تھیں غریب اور حاجتمندوں کی ضروریات کو پورا کرتی تھیں ۔

تمام عمر اپنی اولاد کی خدمت ہی کرتی رہیں اور جب اولاد بڑی ہوئی اور انکی خدمت کے قابل ہوئی تو وہ وفات پا گئیں ۔

میرے بڑے بھائی عظمت اللہ اور بڑی بہنیں عظمت بی بی، امۃ الحق اور امۃ الکریم کافی عرصہ ہوا فوت ہو گئیں اور بہشتی مقبرہ میں مدفون ہیں ۔ ہم دو بھائی اور ایک بڑی بہن امۃ الغنی بقید حیات ہیں ۔ ہمارے بڑے بھائی ڈاکٹر عبدالغنی صاحب راولپنڈی میں پریکٹس کرتے ہیں اور بڑی بہن امۃ الغنی لندن میں اپنے بیٹے جمال الدین کے پاس ہوتی ہیں ۔

آخر میں درخواستِ دعا ہے کہ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے میری والدہ کو اپنی قربتِ خاص میں جگہ دے اور تا قیامت انکے درجات بلند سے بلند تر ہوتے جائیں ۔ اور ہم دونوں بھائیوں اور ایک بہن کو صحت و تندرستی کے ساتھ کام کرنیوالی لمبی عمر عطا فرماوے اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کی خدمت کی توفیق دے ۔

.........

## اسیرانِ راہِ مولیٰ کیلئے خصوصی درخواست دعا

جماعت احمدیہ کے کئی افراد ملک کی مختلف جیلوں میں قید ہیں ۔ یہ اسیرانِ راہِ مولیٰ احباب جماعت کی خصوصی توجہ اور دعاؤں کے مستحق ہیں ۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے تمام اسیران راہِ مولیٰ کو رہائی عطا کرے ۔ اپنے فضلوں سے نوازے اور ہمت و استقامت سے اللہ تعالیٰ کی راہ میں اسیری کی مشکلات کو برداشت کرنے کی توفیق دے ۔

جو کام سب سے زیادہ مغفرت کا سبب ہو گا ۔ وہ کشادہ روئی اور شیریں زبانی ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# خبریں

● صدر غلام اسحٰق خان نے نئے ہجری سال کے آغاز پر اپنے پیغام میں اسلامی سالِ نو کے مبارک موقعہ پر قوم کو مبارکباد پیش کرتے ہوئے کہا ہے کہ جس طرح میثاقِ مدینہ میں عدل و انصاف، اخوت و مساوات اور مذہبی رواداری اور عوامی فلاح و بہبود کو تمام ریاست کی بنیاد ٹھہرایا گیا اور مختلف طبقات کے باہمی حقوق اور فرائض کا تعیّن کر کے معاشرتی امن اور ہم آہنگی کی ضمانت فراہم کی گئی۔ آئیے ہم بھی اس دستورِ اوّل کو سامنے رکھتے ہوئے پاکستان میں لسانی اور علاقائی تعصّبات کو مٹا کر ایک منظّم اور متحد قوم کی حیثیت سے اسلامی معاشرے کے قیام کے نصب العین کی طرف پیش رفت کو تیز کریں۔

● ہجری سالِ نو ۱۴۱۰ھ کے موقعہ پر وزیر اعظم محترمہ بے نظیر بھٹو نے قوم کے نام پیغام میں کہا ہے کہ میں نئے سال کے مبارک موقعہ پر قوم کو دلی مبارکباد پیش کرتی ہوں۔ انہوں نے کہا کہ اس موقعہ پر ہمیں عہد کرنا چاہیئے کہ اب آمریت کا دَور پھر کبھی نہیں آنے دیں گے۔ جمہوری اداروں کو مستحکم کریں گے۔ باہمی افہام و تفہیم اور آزادئ رائے کا احترام کریں گے۔ اور ہر قسم کی قربانیاں دے کر جمہوری پودے کی حفاظت کریں گے۔

● بُش انتظامیہ نے کہا ہے کہ امریکی انتظامیہ بے نظیر بھٹو کی منتخب حکومت کے ساتھ ہے۔ اور اگر پاکستان میں جمہوریت کو ختم کر کے فوجی انقلاب لانے کی کوشش کی گئی تو امریکہ پاکستان کے ساتھ تعلقات کا ازسرِ نو جائزہ لینے پر مجبور ہو جائے گا۔ اور ایسی صورت میں پاکستان کو ۱۶-F طیاروں کی فراہمی معطل کی جا سکتی ہے۔

● ملتان اور راجن پور کے اضلاع میں شدید سیلاب کا خطرہ پیدا ہو گیا ہے۔ ضلع جھنگ میں وسیع تباہی کے بعد سیلاب کا پانی تحصیل شور کوٹ میں داخل ہو گیا ہے۔ ملتان کو چار سیکٹروں میں تقسیم کر دیا گیا ہے۔ سینکڑوں دیہات زیرِ آب آ چکے ہیں۔ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں بھی کئی دیہات خالی کرائے جا چکے ہیں۔

● پنجاب کے ایک اعلیٰ پولیس افسر کے مطابق علامہ احسان الٰہی ظہیر کے قاتلوں کا سراغ مل گیا ہے اور آئندہ چند ہفتوں تک اس سلسلے میں سرکاری طور پر اعلان کر دیا جائے گا۔

● پاکستان مسلم لیگ کے سربراہ محمد خان جونیجو نے کہا ہے کہ مسلم لیگ کا ضیاء الحق کی برسی سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ یہ سابق صدر کے اہلِ خانہ کا معاملہ ہے۔ مسلم لیگ کو اس سلسلے میں کچھ کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

● امریکہ کے دو جنگی بحری بیڑے لبنان اور ایران کے ساحل کے قریب اتنے فاصلے پر پہنچ گئے ہیں جہاں سے وہ براہ راست کارروائی کر سکیں۔

صدر بش نے کہا ہے کہ وہ لبنان میں ایران نواز گروپوں کی جانب سے یرغمال بنائے گئے ۱۶، مغربی باشندوں کے تحفظ اور رہائی کے لئے ہر ممکن کوشش کر رہے ہیں۔

انہوں نے کہا کہ یرغمالیوں کو اگر کچھ ہوا تو ایران بھی ذمہ وار ہو گا۔ انہوں نے عالمی راہنماؤں سے رابطہ کر رکھا ہے اور وہ یرغمالیوں کے تحفظ کے لئے سب کچھ کریں گے۔

● مذہبی امور کے وفاقی وزیر حاجی امان اللہ نے سعودی عرب سے واپسی پر ایک پریس کانفرنس میں بتایا کہ

صدر وزیر اعظم اور مذہبی امور کے وفاقی وزیر کی سفارش پر اس سال ۲۶۱، پاکستانیوں کو مفت حج کرایا گیا۔

# اطلاعات و اعلانات

## ولادت

خدا تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے مکرم سرفراز احمد صاحب ولد مکرم اخی امان صاحب بھٹی ساکن پتوکی ضلع قصور کو مورخہ ۸۹/۷/۱۹ء کو پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے نومولود کا نام حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مبشر احمد تجویز فرمایا ہے۔

عزیز مبشر احمد مکرم حکیم الٰہی بخش صاحب (جو کہ پتوکی میں سب سے پہلے احمدی تھے) کے پڑپوتے ہیں اور مکرم چوہدری عزیز احمد صاحب آف ساہیوال کے نواسے ہیں۔

نومولود حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی مبارک تحریک وقفِ نو میں شامل ہے افراد خاندان حضرت اقدس۔ بزرگان سلسلہ اور احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک اور خادمِ دین بنائے اور صحت والی لمبی زندگی عطا فرمائے

اس عاجز کی بیٹی عزیزہ امۃ الجمیل اور داماد عزیز محترم شیخ مغیث احمد صاحب ابن محترم شیخ محمد اسحاق صاحب (برادرِ اصغر محترم شیخ بشیر احمد صاحب سابق امیر جماعت احمدیہ لاہور) کو اللہ تعالیٰ نے ۱۳ر جولائی کو پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ بچہ کی پیدائش سی۔ ایم۔ ایچ لاہور میں بذریعہ اپریشن ہوئی۔ عزیز نومولود کا نام شیخ محمد احمد رکھا گیا ہے۔ بچّہ کی پیدائش سے قبل ہی اس کے والدین نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں اس کو تحریک "وقفِ نو" کے تحت وقف کرنے کی درخواست بھیج دی تھی۔

عاجزانہ درخواستِ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو تقویٰ، صحت و عمر، علم، اور خدمتِ دین و انسانیت کی توفیق عطا فرما دے اور عزیز کو اپنے روحانی باپ اور آقا ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جسمانی والدین اور خاندان کے لئے قرۃ العین بنا دے

(اخوند فیاض احمد)

## اعلان نکاح

مورخہ ۲۷، جولائی ۱۹۸۹ء کو عزیزم ڈاکٹر عقیل احمد ولد مکرم کرم الٰہی صاحب آف کراچی کا نکاح عزیزہ عائشہ محمود بنت مکرم کرنل محمود احمد صاحب دارالصدر ربوہ کے ساتھ بیت المبارک ربوہ میں مکرم مولانا سلطان محمود صاحب انور ناظر اصلاح و ارشاد ربوہ نے چالیس ہزار روپے حق مہر پر پڑھا۔ عزیزم ڈاکٹر عقیل احمد مکرم مولوی رحمت علی صاحب آف پھیرو چیچی رفیق حضرت بانی سلسلہ کے پوتے اور حضرت مولوی فتح دین صاحب دھرم کوٹی کے پڑنواسے ہیں۔

احباب جماعت سے دُعا کی درخواست ہے کہ یہ رشتہ دونوں خاندانوں کے لئے بابرکت ہو۔

(محمد صالح مربی سلسلہ ملتان)

## سانحہ ارتحال

مکرم چوہدری غلام عباس صاحب نمبردار چک نمبر ۳۴، جنوبی ضلع سرگودھا (جو کہ مکرم چوہدری غلام حسن صاحب کے بڑے بھائی تھے) مورخہ ۳، جولائی ۸۹ء کو وفات پا گئے۔ انکی تدفین ربوہ میں ہوئی۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے انکے درجات بلند فرمائے۔

میں اپنی کوئی عزت نہیں چاہتا
بلکہ اس کی عزت چاہتا ہوں
جس کے لئے میں بھیجا گیا ہوں
(حقیقۃ الوحی)

نرینہ اولاد سے محروم
بے اولاد / اٹھراء / سوکھا
گرمی / گیس کا علاج کرنیوالے
سنہ ۱۹۱۱ء سے
مصروفِ خدمت
مشہور دواخانہ (رجسٹرڈ)
چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ
پوسٹ بکس نمبر ۱۹
فون نمبر ۷۳۸۴۴ - ۴۳۱ - ۷۳۴۹۷
زیرِ نگرانی
حکیم عبدالحمید اعوان
ابن
حکیم نظام جان
برانچیں
ربوہ۔ اقصیٰ چوک نزد لیٹر بکس
ملتان۔ نزد پرانی کوتوالی حضوری باغ روڈ
چوک قلعہ کالر والا۔ تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ
کراچی۔ محمود آباد نمبر ۳ نزد شبینہ ڈاکخانہ
(خواتین کے لئے انتظام کے ساتھ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دانت مت نکلوائیے۔

دانت اچھے تو صحت اچھی

دانت درد کا فوری علاج۔ دانتوں کو ٹھنڈا پانی لگنے اور مسوڑھوں سے خون آنے کا علاج کیا جاتا ہے۔

ٹیڑھے اور بدصورت دانت خوبصورت کئے جاتے ہیں۔ دانت بغیر تالو کے لگائے جاتے ہیں۔

شریف ڈینٹل کلینک اقصیٰ روڈ ربوہ
فون نمبر ۵۴۳

## اشتہارات کے بارے میں ایک ضروری گذارش

ادارہ الفضل اپنے قارئین کیلئے مشتہرین کے اشتہارات شائع کرتا ہے لیکن یہ امر احباب کو پوری توجہ سے نوٹ فرما لینا چاہیئے کہ الفضل میں اشتہار کی اشاعت ہرگز کسی کی ضمانت نہیں۔ اصولی طور پر اخبارات میں جو اشتہارات شائع ہوتے ہیں ادارہ ان کا کبھی بھی ذمہ دار نہیں ہوتا۔ جملہ احباب اپنے کاروباری معاملات اپنی سمجھ بوجھ اور صوابدید پر طے فرمایا کریں۔ (مینجر الفضل)

ربوہ میں آپکے جیولرز
پاک گولڈ سمتھ
میاں عبدالمنان ناصر
ولد میاں عبدالسلام
عقب جمال بیکری ربوہ
فون: ۷۴۹، رہائش ۵۴۹، فون ۵۵۰

سرزمین قادیان کا اوّلین
مشہور دواخانہ
۱۹۱۱ء سے مصروف خدمت
گوجرانوالہ، ربوہ، قلعہ کالر، ملتان، کراچی

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
ہمدردانہ مشورہ اور قابل اعتماد اصولی علاج کیلئے
مطب ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ)
پوسٹ بکس نمبر ۶۰ فون نمبر ۶۳۴
گولبازار ربوہ
مکمل فہرست ادویہ مع جنتری مفید طبی معلومات پر مشتمل مفت طلب فرمائیں۔

دفتر سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔ (مینجر)

حنیف ہومیوپیتھک کلینک
۱۷۶، بینک سکوائر مارکیٹ نزد شیزان بیکری
ماڈل ٹاؤن لاہور
اوقات کار: ہر اتوار سے جمعرات صبح ۱۰ بجے سے ایک بجے تک
اور شام ۶ بجے سے ۸½ بجے تک
ہر جمعہ کو صرف صبح ۱۰ بجے سے ۱۲ بجے تک، شام کو دواخانہ بند رہا کریگا
ہر ہفتہ کے دن صبح دواخانہ بند رہا کرے گا،
لیکن شام ۶ بجے سے ۸½ بجے تک کھلا ہوگا۔
خاکسار: ہومیوپیتھک ڈاکٹر شیخ محمد حنیف
آف کوئٹہ حال لاہور

خالص اور معیاری زیورات کا مرکز
RJ
الرّحیم
جیولرز
پروپرائٹر: سیّد شوکت علی اینڈ سنز
سابق پارٹنر الرؤف جیولرز
پتہ: خورشید کلاتھ مارکیٹ حیدری نارتھ ناظم آباد۔ کراچی
فون: ۶۲۹۴۴۲

ہر گھر کی پسند
رحمت سوّیاں
تیار کردہ
نعمت کرامت گول صابن والا
فون: پی پی ۲۳۲۵۸ فیصل آباد

## پروگرام دورہ
(لندن و امریکہ)

ہومیوپیتھک ڈاکٹر راجہ نذیر احمد صاحب ظفر جو ڈاکٹر صاحبان یا میڈیکل لائین کے احباب مغربی دنیا یا دیگر ممالک میں کیوریٹو میڈیسنز (CURATIVE MEDICINES) کی ایجنسی وغیرہ لینے میں دلچسپی رکھتے ہوں وہ بالمشافہ ل کر بات چیت کر سکتے ہیں۔

۱۔ لندن ۵؍ اگست سے ۱۵؍ اگست تک
۲۔ امریکہ (نیز کینیڈا اور میکسیکو ۱۵ سے ۳۰؍ اگست تک اندازاً)

امریکہ و کینیڈا کے پروگرام کی تفصیل لندن جلسہ سالانہ پر معلوم کر سکتے ہیں۔

مینجر: کیوریٹو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ پاکستان ربوہ
فون: سیلز ۷۷۱، کلینک ۶۰۶، رہائش ڈاکٹرز ۶۰۷

قدیمی۔ اوّلین شہرۂ آفاق
بسنہ ۱۹۱۱ء سے ایک ہی نام
دواخانہ حکیم نظام جان
چوک گھنٹہ گھر، گوجرانوالہ
فون: ۷۳۹۹۷
برانچیں
• کراچی، فون ۴۱۳۲۵۱
• لاہور، 1-D-۳ گلشن راوی
• ملتان، چوک جان محمد، معصوم شاہ روڈ
• منڈی بہاؤالدین، بالمقابل شاہ تاج شوگر مل
• رحیم یار خاں، فون ۴۷۹۹
• ربوہ، اقصیٰ چوک کالج روڈ فون ۵۵۸

خدمت میں پیش پیش
جدید دواخانہ خدمت خلق گولبازار ربوہ
فون ۶۵۹

اکسیر لیکوریا کیپسول

کاجل نور بصر
آنکھوں کی خوبصورتی کیلئے لاجواب کاجل

سفوف ہیرٹانک
لمبے سیاہ گھنے بالوں کو ہمیشہ قائم رکھنے کیلئے

اینٹی پمپل کریم
چہرہ کے کیل چھائیاں مہاسوں کے لیے مفید کریم

دوائی فضل الٰہی
اولادِ نرینہ کی مجرب کامیاب دوا

ہمدرد نسواں
(حبوب اٹھراء)
مرض اٹھرا کا شافی علاج